رسائل و مسائل

۱- ایک شخص ساری عمر گناہ کرتا رہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد میں خیانت کا مرتکب رہے، مگر اپنی آخری عمر میں توبہ کرے، تو کیا اب بھی اسے معافی مل سکتی ہے؟ اسی طرح حقوق اللہ کا معاملہ ہے۔ ساری عمر نماز نہ پڑھی، زکوٰۃ ادا نہ کی، قرآن نہ سیکھا وغیرہ۔ ان کوتاہیوں کا ازالہ کیسے ممکن ہے؟

۲- کہا جاتا ہے کہ ہر گناہ کے بعد توبہ کی جائے خواہ ستر بار ضرورت پیش آئے۔ کیا یہ دین کے ساتھ مذاق نہ ہو گا کہ گناہ بھی کیے جا رہے ہیں اور ساتھ ہی توبہ بھی؟

۳- اگر کسی نے اپنے کسی دوست کا، اس کی غیر موجودگی میں ایسے الفاظ سے ذکر کیا جس سے اس کی عزت خراب ہوئی ہے، اور اس کے لیے یہ ممکن نہ ہو کہ اس سے جا کر معافی مانگ لے، تو اب وہ کیا کرے؟

۴- کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آخرت میں جزا و سزا کا انحصار سرتاسر خدا کے فضل پر منحصر ہے۔ اس میں انسان کے عمل کو کوئی عمل دخل نہیں۔ بہت ممکن ہے کہ ایک شخص ساری عمر نیک اعمال کرتا رہے مگر اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں بھیج دے۔ اور کسی کو، اگرچہ وہ برے اعمال کا ہی مرتکب ہو، بہت ممکن ہے کہ اس کی کسی ایک نیکی کو پسند کر لینے کی وجہ سے جنت عطا فرما دے۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ جزا و سزا کا براہ راست تعلق انسان کے اعمال سے ہے۔ پہلا گروہ اپنی بات کی دلیل ایک روایت کے حوالے سے دیتا ہے جس میں ایک فاحشہ عورت کا ذکر ہے جو محض اس بنا پر جنت کی مستحق ہو گئی کہ اس نے ایک بار ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔ براہِ مہربانی اس کی وضاحت کر دیں۔

۱- جب تک آدمی موت کو آتا دیکھ نہ لے، توبہ کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔ کیونکہ انسان کو اپنی موت کا وقت معلوم نہیں، اس لیے اس کے امتحان کا تقاضا یہی ہے کہ ایسا ہی ہو۔ یہی قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ توبہ کا ایک جز یہ بھی ہے کہ انسان حتی الوسع حقوق العباد اور حقوق اللہ میں کوتاہیوں کی تلافی کرے۔ لیکن ہر انسان بقدر استطاعت ہی مکلف ہے۔ حقوق العباد زیادہ اہم ہیں۔ کسی کا مال کھایا ہے تو واپس کرے، اگر کر سکے۔ کسی کو ایذا پہنچائی ہے تو معافی مانگے۔ اسی طرح نماز کی قضائے عمری پڑھ سکتا ہو تو شروع کر دے۔ حساب کرے جتنی زکوٰۃ نکال سکتا ہے نکالے۔ بس دو باتیں سامنے رکھے۔ تلافی کرنا توبہ کا